

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



# سیاہ رات

ثمینہ یاسمین (بوڑا لدھیال)

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

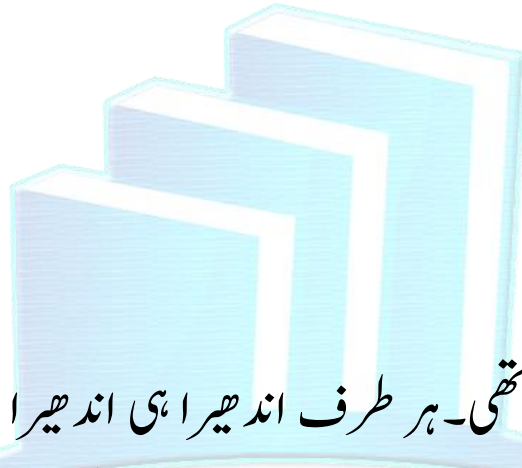
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

## سیاہ رات

(ثمنہ یا سمین) (بوڑا لدھیال)



رات کی سیاہی اپنے جوپن پر تھی۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ وہ اپنے کام سے واپس گھر جانے کے لیے نکلی تھی۔ آج اسے تنخواہ بھی ملی تھی۔ اس کے ذہن میں بہت سی ضروریات کے ساتھ چھوٹے بہن بھائی یوں کی خواہشات بھی تھی۔ شائے ان سب کو پورا کرنے کے لیے اس کی تنخواہ کم تھی۔ مگر وہ یہ سوچ کر پر اطمینان تھی کہ ساری نہ سہی کچھ تو پوری ہو جائی گی۔ وہ دیکھنے میں گندمی رنگ والی پرکشش لڑکی تھی۔ اس کے لمبے ریشمی بال اس پر بہت جچتے تھے۔ اس کی آنکھیں ستاروں کی مانند چمکتی تھیں۔ ان چمکتی آنکھوں میں کبھی بہت سارے خوابوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ مگر اب اس کی زندگی ایک ایسی سیاہ رات کے حصار میں تھی کہ جس کے اجالے ہونے کی اب امید بہت کم

## Posted On Kitab Nagri

تھی۔ مگر اسے اللہ پر یقین تھا۔ کہ ہر سیاہ رات کے بعد اجالا ہوتا ہے۔ مگر اس کے نصیب میں اب صرف رات کی سیاہی بچی تھی۔ وہ اپنے خیالوں کی دنیا میں گم ہو کر اپنے گھر کی جانب گامزن تھی۔ کہ اچانک ایک بائی یک اس کے پاس آ کر رکی۔ بائی یک پر دو نقاب پوش سوار تھے۔ جنہیں وہ دیکھ کر گھبرا گئی۔ وہ مدد کے لیے چیخا چاہتی تھی۔ مگر ان نقاب پوشوں نے اسے اتنی مہلت دیے بنا اس سے سب کچھ چھین لیا۔ وہ بہتی آنکھوں سے اسی جگہ بیٹھ کر بنا آواز کے رونے لگی۔ آج رات کی سیاہی اس کے لیے مزید گہری ہو چکی تھی۔ وہ کافی دیر کے بعد ہمت کر کے اٹھی اور اپنے گھر کو جانے لگی۔ اس کی آنکھوں سے لگاتار آنسو موتیوں کی طرح جھلک رہے تھے۔ جب وہ گھر پہنچی تو کافی رات ہو چکی تھی۔ سب سو چکے تھے۔ وہ بنا کسی سے کچھ کہے کچھ بتائی اس نے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ تقریباً رات کے دو بج چکے تھے۔ وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی چیخوں کے شور سے زمین آسمان کی ہر چیز لرزے مگر ہمیشہ کی طرح آج رات کی سیاہی میں بھی اسے گھٹ گھٹ کر اپنے اندر ہی رونا تھا۔ آج کی سیاہ رات نے اس کی زندگی میں گزرنے والی اس سیاہ رات کی یاد تازہ کر دی تھی۔ جسے وہ پہلے بھی کبھی نہیں بھولی تھی۔ مگر آج اس کا درد مزید بڑھ گیا تھا۔ وہ اپنے پلنگ پر سیدھا لیٹ کر اپنے ماضی کو یاد کرنے لگی۔ جب صبح صبح ماں کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی ہے۔ زریں زریں اٹھ جاؤ 8 بج رہے ہیں کالج نہیں جانا کیا۔ کتنی بار کہا ہے فجر پڑھ کر نہ سویا کرو۔ مگر مجال ہے کہ میری کسی بات کا تم پر کبھی کوئی اثر ہوا ہو۔ زریں کی ماں ہمیشہ یہ فقرہ زریں

## Posted On Kitab Nagri

کو اٹھانے کے لیے بولتی تھی۔ اٹھ گئی ی ماں دو منٹ زریں نے انگڑائی ی بھرتے ہوئے اپنی ماں کو جواب دیا۔ اور پھر کالج یونیفارم پہن کر تیار ہو کر ناشتے کے میز پر اپنے باپ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ زریں اپنے گھر کی سب سے بڑی مگر لاڈلی اولاد تھی۔ اسے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس کا باپ چاہتا تھا کہ وہ ایک ڈاکٹر بنے زریں بھی اپنے باپ کی خواہش پوری کرنے کے لیے FSC میں دن رات محنت کر رہی تھی۔ اس کا باپ ایک پرائیویٹ کمپنی میں مینجیر کی جاب کرتا تھا۔ جہاں سے اسے معقول تنخواہ ملتی تھی۔ مگر وہ اپنی تینوں اولادوں کی ہر خواہش پوری کرتا تھا۔ بابا آج میرا آخری پیپر ہے۔ اس کے بعد میں بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر آپ کا بوجھ بانٹوں گی۔ زریں نے نوالہ لیتے ہوئے کہا۔ بالکل نہیں تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔ آج مجھے آج تنخواہ مل جائے گی۔ میں دفتر سے واپسی پر کچھ کتابیں لیتا آؤں گا۔ تم انٹری ٹیسٹ کی تیاری کرو گی۔ تاکہ تمہارا میڈیکل میں ایڈمیشن ہو جائے اور میری بیٹی ایک اچھی ڈاکٹر بن سکے۔ زریں کے باپ نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔ زریں کا ایک چھوٹا بھائی ی اور بہن بھی تھے۔ وہ دونوں ابھی پرائیمری کے طالب علم تھے۔ ناشتہ کرنے کے بعد زریں اپنے کالج چلی گئی۔ شام کے سائے آسمان پر پھیلنے لگے۔ سورج ڈوب رہا تھا۔ اپنے کمرے کی کھڑکی سے جھانک کر ڈوبتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔ آج چاند نہیں نکلے گا۔ وہ ڈوب چکا ہے۔ آج سے سیاہ راتیں ہو گی۔ زریں کی ماں نے اسے چاند کا منتظر پاتے ہوئے کہا۔ رات کے نو بج چکے تھے۔ جب گھر کے فون پر گھنٹی بجی۔ ہیلو بابا آپ کدھر ہیں ہم کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔



## Posted On Kitab Nagri

فون اٹھاتے ہی زریں بولنے لگی۔ لیکن دوسری طرف کی آواز نے زریں کے پیروں تلے سے زمین نکال دی۔ امی زریں کے ہاتھ سے ایک دم موبائل گرا اور وہ بے ساختہ چیخی۔ زریں کیا ہوا۔ ابو کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ ہمیں ہسپتال جانا ہو گا۔ یہ کہہ کر زریں اپنی ماں کے ساتھ ہسپتال پہنچی تو وہاں ایک اور خبر ان کا انتظار کر رہی تھی۔ جو زریں کی زندگی کو مزید سیاہ کرنے کے لیے کافی تھی۔ زریں کا باپ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ چکا تھا۔ اس خبر نے زریں کے پیروں تلے سے زمین اور اس کی ماں کے جسم سے روح نکال دی تھی۔ آج وہ سب زریں کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر آگیا۔ اتنے میں فجر کی آذان ہوئی۔ بظاہر روشنی ہوئی سورج نکلا مگر زریں کی زندگی کی سیاہی ابھی باقی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

**whatsapp \_ 0335 7500595**

